اُردو میں سلینگ بنانے کے اسباب اور طریقے

لیلیٰ عبدی خجستہ، پی ایچ ڈی اُردو، سندھ یونی ورسٹی، جام شورو

Abstract

Slang is an important elemant of language and diction. In this article urdu language has been discussed with reference to methodology of making slang in urdu.

ا:سلینگ ؛ لفظ اور اردو ترجمہ:

جہاں تک ''سلینگ'' (slang) لفظ کا تعلق ہے مختلف انگریزی۔اردو لغات کی ورق گردانی کے باوجود ان کے تسلیم شدہ اردو ترجمہ نہیں ملتے۔

''قومی۔انگریزی اردو لغت'': عوامی الفاظ ؛ وہ زبان زد الفاظ و تراکیب جو زیادہ پُر وضاحت، استعاراتی، پہلودار، بے لگی لپٹی، ناشائستہ اور نادیر پا ہوتے ہیں بہ مقابلہ ان کے جن کو ٹکسالی کہا جاتا ہے؛ کسی مخصوص گروہ کی بولی؛ عامیانہ بولی؛ سوقیانہ لہجہ۔'' (طبع اوّل،۱۹۹۲ء،ص۱۸۶۱)

''اوکسفرڈ انگلش۔اردو ڈکشنری'': عامیانہ بولی، بے تکلفانہ بولے جانے والے عوامی الفاظ، فقرے وغیرہ یا جو کسی خصوص موضوع یا کسی مخصوص گروہ سے تعلق رکھتے ہوں۔''
(طبع اوّل،۲۰۰۳ء،ص۱۶۱۷)

''فرہنگِ اصطلاحات لسانیات انگریزی۔اردو'': عامیانہ زبان۔'' (۲۰۱۰ء،ص۲۱۴)

''فیروز کون سائز انگلش ٹو انگلش اینڈ اردو ڈکشنری'': چوروں اور بدمعاشوں کی بولی، بازاری بولی، ملاحی بولی، گالی۔'' (۱۹۹۱ء،ص۲۶۱)

چناں چہ اس حوالے سے ڈاکٹر رؤف پاریکھ (پیدائش:۱۹۵۸ء) لکھتے ہیں کہ: ''سلینگ کے لیے اردو میں کوئی باقاعدہ مترادف موجود نہیں ہے۔سلینگ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے بالعموم: 'عامیانہ الفاظ و محاورات'، 'بازاری زبان'، 'سوقیانہ الفاظ و محاورات'، 'عوامی الفاظ و محاورات'، 'ناشائستہ الفاظ'، 'مبتذل زبان'، 'غیر ثقہ الفاظ و محاورات' جیسی عبارتیں ملتی ہیں۔'' (اوّلین اردو سلینگ لغت،۲۰۰۶ء،ص۱۰) فارسی میں ''سلینگ'' کو 'عامیانہ' کہتے ہیں۔اس حوالے سے معروف فارسی لغت کا عنوان یہ ہے: ''فرہنگِ فارسی عامیانہ'' (ابوالحسن نجفی، طبع اوّل،۱۹۹۹ء)

ا:۲ سلینگ کا تصور گذشتہ دور میں: ''سلینگ کے اصل لفظ کے بارے میں کوئی متفقہ بات نہیں ملتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات کا خیال ہے کہ لاطینی sling سے نکلا ہے اور عوامی زبان میں اس کا صیغۂ ماضی slang بنایا گیا۔

جب کہ کچھ اوروں کا خیال ہے کہ سلینگ کا اصل لفظ ایطالی slingua ہے بمعنی: bad language۔ ایک زبردست ماہرِ اشتقاقیات۔ ارنسٹ ویکلی (۱۸۵۶۔۱۹۵۴ء) کی رائے میں سلینگ کا تعلق نہ لاطینی کا ہے اور نہ ایطالی۔ یہ غالباً نارویجین لفظ: slengjakeften سے انگریزی میں آیا ہوگا جس کا مطلب ہے: to sling the jaw یعنی to abuse۔'' (لیبرمین، ۲۰۰۸ء، ص۱۹۲۔۱۹۶) مغربی لغات میں سلینگ کے قریب قریب مفہوم میں ۱۶۹۹ء میں بی.اے کی لغت: ''ڈکشنری آف کینٹ کرو'' میں پہلی کوشش مانی جاتی ہے۔[۱] ''او.ای.ڈی'' کے مطابق (۱۹۸۹ء) البتہ ''سلینگ'' لفظ کا پہلا سراغ ۱۷۵۶ء میں ملتا ہے۔ اس کا پہلا اندراج ''برٹانیکا'' (۱۸۰۱ء) میں ہوا تھا۔

''سلینگ'' کا لفظ جہاں سے بھی آیا ہو اس کا پس منظر ہمیں یہ بتاتا ہے کہ گذشتہ دور میں سلینگ کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اس کو ''بُری زبان''، ''عوامی'' اور ''توہین آمیز'' زبان سمجھتے تھے۔ ۱۸۲۵ء میں جی. پی. ٹامس نے اپنی کتاب: ''مائے ٹوتھ بک'' میں سلینگ کو ''احمقوں کا مکالمہ'' قرار دیا۔ نیز ''گرینوف اور کیٹرتج نے سلینگ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک مبہم، بدتشریح اور ناپایدار زبان ہے جس کے بولنے والوں کا برے نقصان ہے۔ کیوں کہ سلینگ بولنے سے الفاظ کے تمام اچھے معانی و اسلوب خراب ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ بے کار لوگوں کا اندازِ بیان ہے۔'' (پیٹرتج، ۱۹۶۳ء، ص ۲۸۷) ''اس دور میں بعض اچھے مصنف چاہتے تھے کہ اپنی کتاب میں سلینگ کو'' (واوین) میں لگا دیا کریں۔ یعنی: یہ لفظ ٹکسالی انگلش ہے نہ شُستہ رُفتہ زبان کی ہے اور نہ جوانوں کے استعمال کی ہے اور نہ بیگانہ زبان سے داخل ہوئی ہے۔ بلکہ ایک خُفیہ زبان ہے۔ تاہم مصنف کو کتاب کی مکالماتی اور کردارنگاری کی بنا پر، اس کے استعمال کرنے سے گریز نہیں ہے۔'' (پیٹرتج، ۱۹۶۳ء، ص ۲۸۸)

گذشتہ زمانوں میں سلینگ چوروں، بدمعاشوں کے الفاظ اس کے بعد خانہ بدوشوں اور ریڑی، پھیری، سبزی اور پھل والوں کی زبان سمجھی جاتی تھی۔ چناں چہ بعض لوگ (لغت نویس) سلینگ اور پیشہ ورانہ عبارات کا فرق نہیں سمجھ پاتے تھے۔ سلینگ، آرگو اور کینٹ کے معنوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ یعنی وہ زبان جو محدود اور خاص گروہوں میں بولی جاتی ہے۔ خاص طور پر جرائم پیشہ لوگوں کی زبان۔ (آر.ایچ.ڈی، ۱۹۸۳ء، ص xxii) چناں چہ سلینگ، بول چال کا ''low'' اور ''disgusting'' حصہ سمجھا جاتا تھا۔ (دی امریکن تھیسارس آف سلینگ، ۱۹۵۲ء، ص v)

۱:۲۔۱ سلینگ؛ جارگوں، آرگو اور کینٹ: گذشتہ زمانے میں سلینگ ان معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا تھا: ''جارگوں''، ''آرگو'' اور ''کینٹ''۔ چناں چہ ہینری واٹسن فالر نے (۱۸۵۸۔۱۹۳۳ء) سلینگ کے مترادفات میں یہ سب اصطلاحات درج کیں تھیں۔ (فالر، ۱۹۲۶ء، ص ۳۰۷) نیز مولوی محمد منیر لکھنوی کی لغت: ''بازاری زبان و اصطلاحاتِ پیشہ وران'' (۱۹۳۰ء) میں ''بازاری زبان'' (سلینگ) کے ساتھ ساتھ جارگوں بھی ملتے ہیں۔ جیسے: بیڑٹوں، پالیوں، جواریوں، چرسیوں، دلّالوں، فقیروں، فیل بانوں، قصّائیوں، کماروں اور موچیوں کی اصطلاحیں۔ یعنی اس دور میں ان طبقوں کے فنی الفاظ ''بازاری زبان'' کے ذیل میں شمار کیے جاتے تھے۔[۲]

۱:۲۔۲ جارگوں (jargon) ''قومی۔ انگریزی اردو لغت'': اصطلاحِ پیشہ وران؛ کسی خاص طبقہ، پیشہ یا کام کی اصطلاح یا زبان (طبعِ اول، ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۵۳)

جارگوں اصل میں ایک فنی اور تکنیکی اصطلاح ہے جو مختلف پیشوں کے لوگ اپنے کاروباری بنا پر استعمال کرتے ہیں۔ ڈرائیور، دکان دار، ڈاکٹر وغیرہ اپنی حرفت اور ضرورت کے مطابق جارگوں استعمال کرتے ہیں۔ جارگوں کے مترادفات میں: ''مشکل لفظ''، ''خاص زبان'' اور ''ماہرانہ زبان'' لکھتے ہیں۔ (ڈکشنری آف لیکزیکوگرافی، ۱۹۹۸ء، ص ۷۸)[3] اردو میں ''جارگوں'' کی بہترین مثال ہے: ''فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وران'' از: مولوی ظفر الرحمٰن دہلوی، آٹھ جلدیں۔[4]

۱:۲۔۲ آرگو (argot) ''قومی۔ انگریزی اردو لغت'': چور بولی؛ ٹھگ بولی؛ چوروں اچکوں کی مخصوص بولی؛ کوئی بھی خود ساختہ بولی جو کسی مخصوص طبقے میں مروج ہو؛ عامیانہ بولی (طبعِ اوّل، ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۳)

۱:۲۔۳ کینٹ (cant) ''قومی۔ انگریزی اردو لغت'': بازاری زبان؛ مخصوص گروہوں مثلاً خانہ بدوشوں کی خُفیہ بولی؛ کسی خاص جماعت، پیشے یا فرقے کے لیے مخصوص فقرے یا بولی (طبعِ اوّل، ۱۹۹۲ء، ص ۲۸۱)

''آرگو'' اور ''کینٹ'' گذشتہ زمانوں میں ''دنیائے زیریں کی زبان'' (the underworld language of) جرائم پیشہ افراد اور چوروں کی زبان کہی جاتی تھی۔ اردو میں کینٹ یا آرگو کی واحد اور بہترین مثال ''مصطلحاتِ ٹھگی'' (۱۸۳۹ء) از: علی اکبر الہ آبادی شمار کیا جاتا ہے۔

۱:۲۔۴ سلینگ؛ جارگوں، آرگو اور کینٹ کی تفاوت ''سلینگ''، ''جارگوں''، ''آرگو'' اور ''کینٹ'' کی تفاوت:

سلینگ	جارگوں	آرگو	کینٹ
اس کے الفاظ و عبارات زیادہ محدود اور خاص نہیں۔	تکنیکی زبان ہے۔ ہر کسی علم یا پیشے کی اپنی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں۔	بڑے محدود گروہ میں بولی جاتی ہے۔ خاص طور پر وہ گروہ، جن کی موجودگی معاشرے کے لیے ڈرانے والی ہوتی ہے۔	مترقی اور پیش رفتہ زبان سمجھی جاتی ہے۔
وسیع پیمانے کے لوگوں کے استعمال میں ہے۔	ماہرین علوم و پیشہ وروں میں سمجھا جاتا ہے۔	جرائم پیشہ لوگوں اور خفیہ جماعتوں کی زبان ہے۔ جیسے: دہشت گرد، ghetto گروہ، بازاری گینگ (street gang)	پیشہ ورانہ اصطلاح ہے۔
ان تینوں کی بہ نسبت دیگر لوگوں کے لیے قابلِ فہم بولی ہے۔	اپنے گروہ میں سمجھی جاتی ہے۔	اپنے گروہ میں سمجھی جاتی ہے۔	اپنے گروہ میں سمجھی جاتی ہے۔

''سلینگ''، ''جارگوں''، ''آرگو'' اور ''کینٹ'' کی مشابہتیں:

۔ غیر رسمی زبان کے ذیل میں شامل ہو جاتی ہیں ۔۔ خاص اور محدود گروہوں اور پیشوں میں بولی جاتی ہیں ۔۔ عام لوگوں اور ہم جولیوں کی زبان ہے ۔۔ اسی گروہ کے اندر، معمولی اور قابلِ فہم زبان ہے ۔۔ اسی گروہ سے باہر، عجیب، غیر معمولی اور نا قابلِ فہم زبان ہے ۔۔ معیاری زبان سے دور ہیں ۔۔ ایک خود ساختہ زبان ہیں ۔۔ یہ زبانیں، گروہ کو محفوظ رکھتی ہیں ۔۔ یہ زبانیں، گروہ کی خود اعتمادی کا سبب بن جاتی ہیں ۔

۱:۳ سلینگ کے تصور میں تبدیلی: بیسویں صدی کے وسط میں دو افراد نے تھوڑا بہت، مثبت پہلوؤں سے سلینگ پر کام کیا تھا: فرینک ساچرسٹ (دی سائکولوجی آف ان کنونشنل لینگویج ۱۹۱۳ء) اور البرٹ کارنائے (لا سائنس ڈوموٹ، ۱۹۲۷ء)۔ کارنائے نے سلینگ کی تائید میں لکھا: ''سلینگ براہِ راست احساسات و جذبات سے تعلق رکھتا ہے چناں چہ بولنے والے صرف اس کے ذریعہ اپنا اصلی اور حقیقی جذبات ابھار سکتے ہیں۔ اس کو رسمی اور معیاری اور تکلفاتی زبان اختیار کرنے میں تسلی نہیں ملتی ۔ یہ ایک زندہ اور متحرک زبان ہے ۔ اور ساچرسٹ نے سلینگ کی یوں تشریح کی تھی: (ماخوذ از: پیٹرج ۱۹۳۳ء، ص ۲۸۹)

۔ ''لاطین ۔ گیرک'' ہونے کی بجائے ''سیکسون'' ہونے کی خواہش ہے ۔ [یعنی سلینگ میں تکلفاتی انداز نہیں ہے] ۔ اس کو ''تعلیمی'' کی بجائے ''مقامی'' ہونے کی خواہش ہے ۔ [یعنی اس میں شمولیت ہے] ۔ وہ ''بالواسطہ'' اور ''پیچیدہ'' کی بجائے ''براہِ راست'' اور ''سادہ'' زبان ہے ۔۔ ثقیل اور بھاری بھرکم الفاظ کو عام فہم کے قریب لاتا ہے ۔۔ وہ باتوں کو وسیع اور پھیلانے کی بجائے مختصر اور چھوٹا کر دیتا ہے ۔۔ وہ باتوں کو بے رنگ بنانے کی جگہ، تصویردار اور استعاراتی بناتا ہے ۔۔ لچک دار، انسانی اور کبھی تیز و تند زبان ہوتا ہے ۔

اور آگے ایرک ہانی ووڈ پیٹرج نے (۱۸۹۴۔۱۹۷۹ء) اس دور میں سلینگ پر کئی لغات مرتب کرتے ہوئے لوگوں کو سلینگ کی اہمیت اور موقف کے بارے میں آگاہ کر دیا: ''اے ڈکشنری آف آر۔ اے۔ ایف سلینگ'' (۱۹۴۵ء)، ''اے ڈکشنری آف فورسیس سلینگ'' (۱۹۴۸ء)، ''ڈکشنری آف ہسٹاریکل سلینگ'' (۱۹۶۱ء) پیٹرج کے درجِ ذیل لغت کو عالمی شہرت مقبولیت حاصل ہوئی ہے جس کی وجہ سے کئی بار بھی چھپ چکی ہے:

A Dictionary of Slang and Unconventional English (16th-20th centuries): Colloquialisms and Catch-phrases, Solecisms and Catachreses, Nicknames, Vulgarisms and such Americanisms as have been naturalized۔

اس لغت کی پہلی اشاعت: ۱۹۳۷ء اور اخیر اشاعت: ۲۰۰۷ء میں ''دے کون سائز نیو پیٹرج ڈکشنری آف سلینگ اینڈ ان کنونشنل انگلش''، جس میں ۶۰۰۰۰/ اندراجات شامل ہیں اور اس میں ۲۰۰۵ء کی اشاعت کی کچھ طویل مثالیں حذف کی گئیں اور کچھ نئے سلینگ شامل کیے گئے ۔۵؎

یہ لغت، مغربی لغت نویسی میں سنگِ میل کی حیثیت قرار دی جاتی ہے ۔ کیوں کہ اس میں بہت ایسے اندراجات ملتے ہیں جو سال ہائے سال دیگر لغات (حتیٰ ''اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری'') میں بالکل غائب تھے ۔ اس

لغت میں ہر سلینگ کے ساتھ اس کے تاریخی ، جغرافیائی اور سماجی پس منظر کی نشان دہی کی گئی ہے۔ڈیوڈ کرسٹل نے (پیدائش:۱۹۴۱ء)۷؎ اس لغت کے بارے میں یہ تحسینی الفاظ لکھتے ہیں کہ:''پیٹرتج کی لغت میں اتنا مواد ملتا ہے جو'او.ای.ڈی' کے پہلے مرتبین نے ان کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ پیٹرتج ایک باقاعدہ تدریسی یا علمی سرگرمیوں سے وابستہ نہیں تھے۔انھوں نے صرف اپنا شوق پورا کرنے لیے یہ لغت مرتب کیا۔وہ ایسے شخص تھے جنھوں نے اس کام کو بہترین طریقے سے پایۂ تکمیل تک پہنچادیا۔ اس لغت میں شواہد نہیں دیے گئے تھے تاہم اس میں بہت کچھ ایسے الفاظ ملتے ہیں جو اس دور تک کے لغت نویسوں کو پتا بھی نہیں تھے۔''(کرسٹل،۲۰۰۱ء،ص۱۸۳)[''او.ای.ڈی''اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری کا مخفف شدہ عنوان ہے]

''موجودہ دور میں سماج کے لوگ (خواہ اعلیٰ خواہ متوسط طبقے) اپنی نئی ضرورتوں کی بنا پر، روزمرہ زندگی کے ہر شعبے میں (تجارت ،فنون وغیرہ) الفاظ وعبارات کا انکشاف کر دیتے ہیں ۔ یہ ضرورتیں یا خواہشیں: تفریح ،شوخی، چھیڑنے یا حقیقی و بالواسطہ جذبات کا اظہار کرنے کے مطابق ہوسکتی ہیں۔''(پیٹرز،۲۰۰۴ء،ص۵۰۲)سلینگ درمیانی اور نچلے طبقوں کا اسلوب سمجھا جاتا ہے ۔ جہاں لوگ ایک دوسرے سے بہت قریب ہونے کا محسوس کرتے ہیں اور ان میں تکلف بالکل نہیں ہوتا۔فحش اور پھبتیوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔وسیع پیمانے پر لوگوں میں اس کا استعمال ہے۔سلینگ کے بارے میں دل چسپ بات یہ ہے کہ بولنے والوں کے لیے ایک قابلِ فہم زبان ہے جب کہ اس حلقے کے باہر افراد کے لیے ایک پیچیدہ اور نا قابلِ فہم زبان ہے۔اپنوں میں ایک متعارف اور شائستہ زبان ہے۔ جب کہ باہر والوں کے لیے یہ ایک نامتعارف اور ناشائستہ زبان سمجھی جاتی ہے۔سلینگ میں: معیاری زبان، رسمی الفاظ، پرانے الفاظ، ماڈرن الفاظ اور دوسری زبانوں، اشیاوغیرہ سے کام لیا جاتا ہے۔نیز''بعض اوقات سلینگ کی حدیں:ٹیبو اور فحش سے جا ملتی ہیں۔''(پیٹرز،۲۰۰۴ء،ص۵۰۲) ۸؎ مثال کے طور پر درج ذیل الفاظ اور ان کے مستعمل سلینگ ملاحظہ کیجیے: اردو سلینگ از:''اوّلین اردو سلینگ لغت''(رؤف پاریکھ،۲۰۰۶ء)

معیاری لفظ	سلینگ
بدمعاش،غنڈہ	بھائی لوگ، ٹپوری لوگ
بہت پریشان کرنا، بہت شرمندہ کرنا	واٹ لگانا
بے وقوف،احمق	بلب،ٹیوب لائٹ
پھبتی کسنا	لائن مارنا
تیز اور چالاک آدمی، جوڑتوڑ کا ماہر	جگاڑو
حلیہ بگاڑ دینا	پلستر بگاڑ دینا
دھوکے باز،فریبی	دس نمبری

رشوت	بھتہ
سخت پٹائی، شدید مار پیٹ	دھنائی
سر کھانا	دماغ چاٹنا، متھا مارنا
نقل نویسی	پھرّے بازی

۱:۴ سلینگ کی خصوصیات ہیزی واٹسن فالر نے (۱۸۵۸۔۱۹۳۳ء) اپنی کتاب: ''ڈکشنری آف ماڈرن انگلش یوزیج'' میں سلینگ کی ایسی جامع تشریح کی جو آج کل بھی دنیا بھر میں مستند مانی جاتی ہے اور اس کے بارے میں جو دیگر ماہرینِ زبان اظہارِ خیال کرتے ہیں وہ درحقیقت انھی کی افزودہ تشریح ہے۔ فالر نے سلینگ کی تعریف یہ کی: (فالر،۱۹۲۶ء، ص ۳۰۸)

> ''یہ ایک ایسا اندازِ بیان ہے جو نوجوانوں اور جوانوں کا پسندیدہ زبانی کھیل ہے۔ وہ اس کھیل میں اشیا یا اعمال پر دوسرا نام رکھتے ہیں یا جدید الفاظ کا انکشاف کردیتے ہیں یا پرانے الفاظ کی بازیافت کرتے ہیں یا قدیم الفاظ کو نیا روپ دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تفریح اور شوخی کے لیے اور دوسرے in fashion ہونے کے لیے یہ اندازِ بیان اختیار کرلیتے ہیں۔ امتدادِ زمانہ میں بہت سے سلینگ ختم ہوجاتے ہیں اور بہت ہی کم رہ جاتے ہیں جو بچ جاتے ہیں تو ان کو ادبی (رسمی) زبان کے لیے نامناسب سمجھا جاتا ہے۔''

یعنی اس تعریف کے مطابق سلینگ کے اہم نکات کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ:۔عام طور پر غیر معیاری بول چال زبان سے وابستہ ہے۔۔اس میں وہ سنجیدگی اور وقار نہیں ملتا ہے جو رسمی گفتگو میں پایا جاتا ہے۔۔رسمی موقعوں پر شدت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔۔خاص (محدود) معاشرتی ماحول سے تعلق رکھتا ہے۔۔ایک عبوری اور عارضی زبان ہے۔۔عام طور پر اِس کی جڑ اور معنی کا سراغ لگانا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔اس میں کنایہ اور رمز کا بڑا استعمال ہے۔ چناں چہ سلینگ کی تشریح اور وضاحت آسان نہیں ہوتی۔ خاص طور پر دوسری زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت۔

۱:۵ سلینگ بولنے کے محرکات پیٹرتج نے اپنی کتاب: ''یوزیج اینڈ ایب یوزیج اے گائیڈ ٹو گڈ انگلش'' میں سلینگ اپنانے کی سولہ وجوہات بیان کی ہیں: (پیٹرتج،۱۹۳۳ء، ص ۲۸۷)

i۔ کسی ٹولی، جماعت یا گروہ سے وابستہ ہونا (جیسے: کالج کے طالب علم اپنے اپنے سلینگ استعمال کرتے ہیں)
ii۔ فیشن کرنا (یعنی: اپ ٹو ڈیٹ رہنا)
iii۔ دوسروں کا مرکزِ توجہ بن جانا (جیسے: جوان اور نوجوان سلینگ کے بڑے طرف دار ہیں)
iv۔ دوسروں سے مختلف رہنا (یعنی عام لوگوں کی طرح نہ بولنا)
v۔ سماجی رابطہ قائم کرنا (کسی طاقت ور گروہ یا جماعت سے وابستگی کا اظہار کرنا)
vi۔ مرموزانہ اور احتیاط پسندانہ رویہ اختیار کرنا (یعنی آپس کی بات، دوسروں کی سمجھ میں نہ آنا)

vii۔ پہلو دار اور کنایاتی انداز میں باتیں کرنا (یعنی براہِ راست باتیں نہ کرنا)

viii۔ اپنائیت محسوس کرنا یا احساس دلانا (یعنی تکلف یا بناوٹ دور کرنا)

vx۔ سنجیدگی کو کم کرنا (یعنی اپنائیت محسوس کرنا یا کروانا)

x۔ لطف اور حظ اٹھانا (جیسے: الفاظ کا الٹ پلٹ کرنا)

xi۔ طنز، مذاق یا مزاح کا سامان فراہم کرنا (جیسے ہم جولیوں میں سلینگ الفاظ بولنا)

xii۔ تحقیر یا توہین کرنا (جیسے: موٹے شخص کے لیے تحقیر آمیز سلینگ بولنا اور اس کے احساسات کو مجروح کرنا)

xiii۔ حقیقی جذبات کا اظہار کرنا (یعنی خفگی، خوشی، نفرت، مسرت وغیرہ کا اظہار کرنا)

xv۔ تلخی یا ناگواری کو ملائم یا شدید بنانا (جیسے کسی بات کو سلینگ کے ذریعہ مبالغہ آمیز بیان کرنا)

xvi۔ معمول سے پرہیز کرنا (یعنی زندگی میں سے یکسانیت اور بوریت کو دور کرنا)

xvii۔ زبان کو فروغ دینا (جیسے طنز اور مزاح نویسوں میں سلینگ کا بہت بڑا ذخیرہ ملتا ہے)

ان میں سے اگر اہم محرکات پر روشنی ڈالنا چاہیں تو درج ذیل وجوہات مع مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۵۔۱۔ کسی ٹولی یا جماعت سے وابستہ ہونا ''عام طور پر انسانی فطرت کی خواہش یہ ہے کہ 'in' میں شامل ہو جائے۔'' (ڈکشنری آف لیکزیکوگرافی، ۱۹۹۸ء، ص ۸۷) سلینگ میں زبان کی وہ تمام صورتیں شامل ہوتی ہیں جن کے ذریعے کوئی شخص اپنی شناخت کسی ضمنی گروہ کے ساتھ کرتا (جس میں اسکولوں کے طلبا سے لے کر مجرموں تک سبھی شامل ہیں) یا اس کے اندر سرگرمِ عمل ہوتا ہے۔ سلینگ کے اصلی استعمال کا سبب یہ ہے کہ بولنے والے، کسی گروہ (خواہ عمر، خواہ دل چسپیاں، خواہ پیشہ کے لحاظ) سے وابستہ ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ گروپنگ کی بنیادی اہمیت: ہم سطح ہونا، ایک دوسرے کی حمایت کرنا، جسمانی اور روحانی اذیتوں سے محفوظ رہنا، عام لوگوں سے علیحدہ رہنا، دکھاوا کرنا (منفی یا مثبت)۔ چناں چہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ معاشرے میں نوجوان اور جوان، سلینگ بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ کیوں کہ یہ عمر کا وہی دور ہے جہاں روحانی، مالی اور سماجی امداد کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور اس دورِ جوانی کا تقاضا ہے کہ اپنے ہم عمروں اور ہم سطحوں کے ساتھ گھل مل جائیں۔ جس طرح نوجوان اور جوان کو یہ کوشش ہوتی ہے کہ فیشن کریں اور فیشن والے کپڑے جوتے استعمال کریں تو اس طرح ان کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ زبان و بیان میں اپنا ہی انداز اور طریقہ رکھیں۔ چناں چہ: ''سلینگ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ کوئی اپ ٹو ڈیٹ ہے یا اس کا عکس۔'' (آر. ایچ. ڈی، ۱۹۸۳ء، ص xxii) یعنی: ''گروہی شناخت کے اظہار کرنے میں، سلینگ کی اہم علامت ہوتی ہے۔'' (کرسٹل، ۲۰۰۱ء، ص ۱۸۲) اس لیے سلینگ عام طور پر درمیانی اور نیچے طبقے کے لوگوں کا اسلوبِ زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے کارخانوں اور دکانوں میں کام کرنے والے مزدور طبقے کی زبان میں سلینگ کے بڑے ذخیرے ملتے ہیں۔ پیٹریج کے بقول: ''to be in the swim''۔ (پیٹریج، ۱۹۳۳ء، ص ۲۹۰) مثلاً اردو میں مندرجہ ذیل سلینگ، خاص طبقوں کے ہیں:

پیٹی: ایک کاروباری سلینگ ہے جس کا معنی ہے: ایک لاکھ کی رقم (اولین اردو سلینگ لغت، ۲۰۰۶ء، ص۲۷) چیکو: ایک فوجی سلینگ ہے جس کا معنی تحقیراً ہے: بے ریش نوجوان یا لڑکا (ایضاً، ص ۱۱۷) ہیرونچی: ایک نشاآتی سلینگ ہے جس کا معنی ہے: ہیروئن کے نشے کا عادی (ایضاً، ص۲۲۲)

۱:۵۔۲ مرموزانہ اور احتیاط پسندانہ رویہ اختیار کرنا سلینگ کی زبان اور الفاظ، خاص سماجی علاقے اور معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے سلینگ بولنے والوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ رمز، کنایہ اور ابہام سے کام لیں تا کہ ان کی زبان، باہر والوں کی دسترس اور سمجھ سے دور رہے۔ سلینگ عام طور پر کنایہ اور استعارہ سے بنائے جاتے ہیں اور یہ تشبیہات و استعارے صرف اپنوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ چناں چہ وہ جب اپنے سلینگ بولتے ہیں تو خاصہ لطف بھی اٹھاتے ہیں۔ ''نوجوان اور جوان، طالب علم، عاشق و معشوق، خُفیہ انجمنوں کے ارکان، جیل کے اندر اور باہر جرائم پیشہ افراد، اس بات کی عمدہ مثالیں ہیں۔'' (پیٹریج، ۱۹۳۳ء، مقدمہ) جہاں سلینگ خاص اور محدود لوگوں کے درمیان بولے جاتے ہیں تو وہاں آرگو اور کینٹ کی حدیں آ جاتی ہیں۔ یعنی: خُفیہ گروہوں کی نجی زبان۔ مثلاً اردو میں ''رشوت دینا'' مذہب کی رو سے ایک گناہ ہے اور قانون کی طرف سے جرم۔ چناں چہ اس حوالے سے بات کرنا، احتیاط اور کنایہ سے ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل کے کچھ سلینگ کا ملاحظہ کیجئے:

''بھتہ دینا''، ''پیدا دینا''، ''چاے پانی کرنا''، ''قائداعظم دینا''، ''مٹھی (جیب) گرم کرنا''، '' مٹھائی دینا''

۱:۵۔۳ لطف اور حظ اٹھانا کم سنجیدہ ہونا، دوستانہ ماحول کا تقاضا ہوتا ہے۔ جب چند دوست ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں تو بلا تکلف گپ شپ لگاتے ہیں، خوش گوار ماحول فراہم کرتے ہیں اور خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ گویا سلینگ بولنے میں بے تکلفی اور دوستانہ ماحول کی سہولت کا ہونا ضروری ہے۔ چناں چہ سلینگ میں شاعرانہ بیان، ہم آہنگیں الفاظ، استعاراتی و کنایاتی بیان، مبالغاتی اور پہلودار باتیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ مثلاً اردو میں ''بے وقوف اور پاگل'' کے لیے یہ سلینگ بولے جاتے ہیں:

''اللہ والا''، ''اوپر سے فارغ''، ''بابا لوگ''، ''باؤلا''، ''بلب ہونا''، ''بونگا''، ''بے دال بودم''، ''بھوندو''، ''بھیجا کم''، ''چڑیا''، ''چوتیا''، ''سٹھیا ہوا''، ''سڑیل ہوا''، ''کھسکا ہوا''، ''گھوما ہوا''

۱:۵۔۴ حقیقی جذبات کا اظہار کرنا بعض اوقات کچھ ایسے الفاظ و عبارات منہ سے نکلتے ہیں جو بولنے والے کے سارے جذبات و احساسات بھی ابھار جاتے ہیں۔ یہی دلی جذبات، سلینگ بولنے کی اہم دلیل شمار کی جاتی ہے۔ اپنوں اور دوستوں کو اپنے خلوص، بے تکلفی اور محبت کا اظہار کرنا، دشمنوں کے ساتھ اپنی نفرت اور بےزاری ظاہر کرنا، خوشی کے موقع پر زندہ دلی دکھانا اور غصے اور غم میں خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرنا؛ یہ تمام اظہارات، سلینگ بولنے پر پورے اترتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں ایسے ایسے سلینگ انسان کے جذبات کے ترجمان ہیں: ٹڑفنیاں کھانا: ۱۔ شدتِ درد سے تڑپنا ۲۔ لوٹیں لگانا (اوّلین اردو سلینگ لغت، ۲۰۰۶ء، ص۸۴) ٹھکائی: سخت مار پیٹ

(ایضاً، ص ۹۷) کھڑوس: خرانٹ (ایضاً، ص ۱۷۸)

۱:۵۔۵ تحقیر یا توہین کرنا بعض اوقات سلینگ میں استہزائیہ الفاظ ملتے ہیں جس کے بولنے سے سننے والے کو رنجش اور آزردگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چناں چہ بعض اوقات، کچھ سلینگ، بے ہودگی اور گستاخی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ قدرتی طور پر موٹے پن، ذہنی یا جسمانی معذوریت کا شکار ہوتے ہیں تو ان کے لیے سلینگ استعمال کرنا، تحقیر، رنجیدگی اور دل پر چوٹ لگنے کا مترادف ہے۔ مثلاً اردو میں: تھوبڑا: تحقیراً بہ معنی: برا چہرہ، بدصورت شکل (اولین اردو سلینگ لغت، ۲۰۰۶ء، ص ۸۸) چشمائی: تحقیراً بہ معنی: عینک لگانے والا (ایضاً، ص ۱۱۱) دھونکل: مذاقاً بہ معنی: بہت موٹا اور پھولا ہوا شخص (ایضاً، ص ۱۳۷)

۱:۵۔۶ معمول سے پرہیز کرنا سلینگ کے زیادہ سے زیادہ مثبت امتیاز، اس کی تخلیقی اور خودساختگی ہے اور سلینگ کی یہ صلاحیت، زبان کو زندہ اور پُرنمو رکھنے کے لیے بڑی مددگار رہے۔ اس طرح زبان کا ذخیرۂ الفاظ وسیع ہوتا ہے اور اس سے زبان فروغ پاتی ہے۔ چناں چہ:

الف۔ بعض سلینگ خودساختہ ہیں۔ مثلاً اردو میں: ٹیپنا: ۱۔ دیکھنا، نظر ڈالنا، تاڑنا، گھورنا ۲۔ چپکے سے دیکھنا؛ نظر بچا کے دیکھنا (اوّلین اردو سلینگ لغت، ۲۰۰۶ء، ص ۹۷) ٹھرکی: مہوّس، نظر باز (ایضاً، ص ۹۸) جھانپو: احمق، بے وقوف (ایضاً، ص ۱۰۴) رگڑے دینا: ستانا، تنگ کرنا، دق کرنا (ایضاً، ص ۱۴۴)

ب۔ بعض سلینگ سے اور نئے سلینگ بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً اردو میں: دادا: [بہ معنی: بدمعاشوں کا سرغنہ] سے ''دادا گیر'' [ڈرانے دھمکانے والا] اور ''دادا گیری'' [بدمعاشی] (اوّلین اردو سلینگ لغت، ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۸) دھونسیانا: [بہ معنی: دھمکانا، رعب جمانا] سے ''دھانسو'' [ڈرانے والا] (ایضاً، ص ۱۳۴) ج۔ بعض سلینگ کے مختلف الفاظ کے لیے مختلف معانی رکھتے ہیں اور کبھی متضاد معانی۔ مثلاً اردو میں ''بکواس'': بکواس بندہ: سیرت سے اچھا نہ ہو/ بکواس بات: فضول بات/ بکواس شے: ناکارہ شے انگریزی میں ''cool'' کے مندرجہ الفاظ کے لیے علیحدہ معانی ہیں: (آی.ای.ایل، ۲۰۰۶ء، ج ۴، ص ۴۰۸) ''کول ٹیچر'' (بہ معنی: معروف)، ''کول شرٹ'' (بہ معنی: فیشن والے)، ''کول ٹسٹ'' (بہ معنی: آسان)، ''کول مسئلہ'' (بہ معنی: کم اہم اور ناچیز) د۔ بعض سلینگ میں ایک ہی مطلب بیان کرنے کے لیے کئی الفاظ و عبارات ملتی ہیں جن میں باریک سا فرق ہے۔ مثلاً اُردو میں:

اوباش (بدمعاش)/ آوارہ (بدمعاش)/ بھائی لوگ (غنڈے)/ پنگے باز، پنگائی (چھیڑ چھاڑ)/ پیدا گیر (ناجائز آمدنی رکھنے والا)/ پھڈّے باز (جھگڑالو)/ ٹُچا (چھوٹا موٹا غنڈہ)/ ٹپوری (چھیڑ چھاڑ کرنے والا)/ دادا گیر (مار ڈالنے والا)/ ڈھانسو (بہادر اور لڑاکو)/ شُہدہ (تنگ کرنے والا)/ غنڈہ (مار ڈالنے والا)/ لُچا (غنڈہ گرد)/ لفنگا (چھیڑ چھاڑ کرنے والا)/ لوفر (چھیڑ چھاڑ کرنے والا)/ لے باز (مست و ملنگ)/ موالی (نشہ کرنے والا)

اس سلسلے میں جابر علی سید (۱۹۲۳۔۱۹۸۵ء) رقم طراز ہیں کہ: ''پواج' کو کسی ستم ظریف نے عربی کے وزن پر 'پاجی' کی جمع وضع کی ہے۔ ایسے الفاظ مزاحیہ کلام میں تو گوارا ہوتے ہیں۔ کیوں کہ بعض مزاح نگار، الفاظ کا حلیہ بگاڑ کر مزاح پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' (علی سید، ۱۹۸۷ء، ج ۳، ص ۷۹)

اردو میں ڈاکٹر پارکیھ نے ''اوّلین اردو سلینگ لغت'' (۲۰۰۶ء) میں سب سے زیادہ شواہد، اردو کے مشہور مزاح (طنز) نویسوں سے اخذ کیے ہیں: مشتاق احمد یوسفی کی تصانیف سے ۶۴/شواہد اور مجید لاہوری کے آثار سے ۳۳/شواہد۔۹ انگریزی میں فارمر نے اپنی لغت: ''اے ڈکشنری آف سلینگ اینڈ کالوکیل انگلش'' کے دیباچے میں اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ انھوں نے سب سے زیادہ شواہد: ''آرٹمس وارڈ، بارٹ لٹ، برٹ ہارٹ، مارک ٹیوون اور دیگر امریکی مزاح نگاروں اور طنز نویسوں سے اخذ کیے ہیں۔'' (۱۹۱۲ء، ص xxiii)

سلینگ میں تخلیقی صلاحیت کی وجہ سے کچھ اشیا جیسے: درخت، چمچ، دروازہ وغیرہ کے لیے بھی سلینگ بنائے جا سکتے ہیں۔ تاہم غور طلب اور دل چسپ بات یہ ہے کہ زندگی کا یہی حصہ، سلینگ کے دائرۂ کار میں شامل نہیں رہا۔ گویا سلینگ زندگی کے اسی حصے میں اہمیت رکھتا ہے جہاں بولنے والوں کو موقع و محل کی بنا پر (مذکورہ محرکات کو مدِنظر رکھتے ہوئے) نئے سے نئے پہلو دیکھنے یا دکھانے کی خواہش ہے۔ غالباً ہم اپنی روزمرہ زندگی میں ان موضوعات کے لیے سلینگ استعمال کرتے ہیں جن سے زیادہ دل چسپی لیتے ہیں یا بات کرتے ہیں یا جن کے بارے میں زیادہ بحث ہو رہی ہے۔ چناں چہ ''انگریزی میں nice اور unpleasant کے لیے زیادہ سلینگ ملتے ہیں۔'' (آ ی.ای.ایل، ۲۰۰۶، ج ۴، ص ۴۰۹) مثلاً اردو میں: ''خوب صورت، زبردست، شان دار، عمدہ'' کے قریب قریب معنوں میں یہ سلینگ استعمال کیے جاتے ہیں:

> بم (شے کے لیے) / بمباٹ (شخص کے لیے) / پپو (شخص کے لیے) / پٹاخہ (شخص کے لیے) / پوپٹ (شخص کے لیے) / توپ (شے کے لیے) / چکّاس (شخص کے لیے) / چمپو (شخص کے لیے) / چنگاری (شخص کے لیے) / چیز (شی کے لیے) / چِکنا (شخص کے لیے) / رنچا (شخص کے لیے) / [لش] پش (شخص اور شے کے لیے) / مست (شخص کے لیے) / مست چکنا (شخص کے لیے)

۱۹۲۲ء میں ایرانی افسانہ نویس۔ محمد علی جمال زادہ نے (۱۸۹۶۔۱۹۹۸ء) اپنے افسانوی مجموعہ: ''یکی بود یکی بنود'' کے آخر میں ''مجموعہ الفاظِ عوامانۂ فارسی'' کے نام سے پہلی فارسی سلینگ کی فرہنگ مرتب کی۔۱۰ اس میں سب سے زیادہ سلینگ: انسانی حُلیہ و کردار اور دھوکہ اور فریب کے حوالے سے ہیں۔ یہ سلینگ، زندگی کے اسی حصے سے تعلق رکھتے ہیں جو کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ہمیشہ انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے رہیں گے۔

حواشی:

۱۔ بی.اے کی لغت کا پورا نام یہ ہے:

"A new dictionary of the terms ancient and modern of the canting crew in its several tribes, of gypsies, beggars, thieves, cheats, &c. with an addition of some proverbs, phrases, figurative speeches & etc."

اس لغت کو جان سمپسن نے (پ: ۱۹۵۳ء) ''اے فرسٹ ڈکشنری آف سلینگ: ۱۶۹۹ء'' کے نام سے تصحیح کر کے ۲۰۱۰ء میں بوڈلین لائبریری سے چھپوائی۔

۲۔ اردو میں سلینگ کے حوالے سے منیر لکھنوی کی یہ لغت اولین کوششوں میں شمار کیا جاتا ہے جو اس دور کے ماحول کا مدنظر رکھتے ہوئے (ادبی اور فصیح زبان پر بڑے فخر سے زور دیا جاتا تھا) انتہائی جرات مندانہ اور قابلِ تحسین کی بات ہے۔ ''بازاری زبان و اصطلاحاتِ پیشہ وران'' میں یہ تین اسالیب زبان کا تعارف دیا گیا ہے:

قسم اوّل: بازاری زبان قسم دوم: محاوراتِ عامیانہ (بازاریوں کی زبان پر بیش تر، ثقات کی زبان پر کم تر)

قسم سوم: خاص مصطلحات (نشہ بازان، پیشہ وران وغیرہ) افیوں، بُز قصابوں، بیڑٹوں، پالیوں، پہلوانوں، جواریوں، چرسیوں، دلاّلوں، زنانوں، سپاہیوں، سیف بازوں، شُہدوں، فقیروں، فیل بانوں، قصّائیوں، کماروں اور موچیوں کی اصطلاحیں۔

۳۔ راقم الحروف کے تجزیے کے مطابق ''جارگون'' کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ایک اکیڈیمک جارگون (جیسے: ابلاغیات، ریاضیات، کمپوٹر وغیرہ کی) اور ایک پیشہ ورانہ جارگون (جیسے: درزیوں، دکان داروں، موچیوں وغیرہ کی)

۴۔ جس قدر الفاظ جمع کیے گئے مرتب نے پیشہ وروں کے پاس بیٹھ کر اور سن کر بڑی کوشش اور غور سے سمجھے اور معلوم کیے ہیں۔ ان آٹھ جلدوں میں ڈیڑھ سو پیشوں کی تقریباً پندرہ ہزار اصطلاحات، تشریحات کے ساتھ مرتب ہوئیں۔ اس ذخیرہ میں: معماری، تعمیر و آرایش، لباس، ظروف سازی، خوراک، پکوان، زیور سازی، بناؤ سنگھار، فنونِ لطیفہ، نقاشی، کتابت و طباعت، سواری، بار برداری، کشتی رانی، کاشت کاری، باغ بانی، آب پاشی، لوہے، دھات، لکڑی کے مختلف کام، طبی، میکانکی سے لے کر مشاغل، کھیل، شعبدہ بازی تک کے مختلف پیشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس فرہنگ کی مختلف جلدوں کی مختلف اشاعتیں:

جلد اوّل: (طبعِ اوّل: ۱۹۳۹ء، انجمن پریس، کراچی) (طبع دوم: ۱۹۷۵ء، انجمنِ ترقیِ اردو، کراچی) /

جلد دوم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۰ء، انجمن پریس، کراچی) (طبع دوم: ۱۹۷۶ء، انجمنِ ترقیِ اردو، کراچی) / جلد سوم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۰ء، انجمنِ پریس، کراچی) (طبعِ دوم: ۱۹۷۷ء، انجمنِ ترقیِ اردو، کراچی) / جلد چہارم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۱ء، انجمنِ پریس، کراچی) (طبعِ دوم: ۱۹۷۸ء، انجمنِ ترقیِ اردو، کراچی) / جلد پنجم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۱ء، دلی پرنٹنگ ورکس، دہلی) (طبعِ دوم: ۸۰-۱۹۷۹ء، انجمنِ ترقیِ اردو، دہلی) / جلد ششم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۲ء، محبوب المطابع پریس، دہلی۔ انجمنِ ترقیِ اردو، دہلی) / جلد ہفتم: (طبعِ اول: ۱۹۴۳ء، مفید عام پریس، لاہور۔ انجمنِ ترقیِ اردو، دہلی) / جلد ہشتم: (طبعِ اوّل: ۱۹۴۴ء، دیال پرنٹنگ پریس، لاہور۔ انجمنِ ترقیِ اردو، دہلی)

۵۔ ایرک ہانی ووڈ پیٹرتج (Eric Honeywood Patridge) نیوزیلینڈ میں پیدا ہوئے۔ Queensland اور اوکسفرڈ یونی ورسٹی میں تعلیم حاصل کیا۔ تین سال اسکول ٹیچر رہے۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران میں انھوں نے اسٹریلین infantry میں خدمت کی۔ اس کے بعد، اوکسفرڈ میں Queensland Traveling Fellow شامل ہوئے اور تھوڑے دیر بعد، منچسٹر اور لنڈن یونی ورسٹیوں میں لیکچرر رہے۔ ۱۹۲۷ء میں انھوں نے Scholarist Press (دانش ور چھاپ خانہ) تاسیس کی اور ۱۹۳۱ء تک وہ خود چھاپ خانہ چلاتا رہا۔ ۱۹۳۲ء سے انھوں نے باقاعدہ طور پر میدانِ تالیف وتصنیف پر قدم رکھا۔ اس دوران، دوسری عالمی جنگ کی بنا پر وہ فوج اور R.F.A کی خدمت میں بھی شامل رہے (ویکی پیڈیا)

مذکورہ لغت کی: پہلی اشاعت: ۱۹۳۷ء / دوسری اشاعت: ۱۹۳۸ء میں بہت اضافوں کے ساتھ / تیسری اشاعت: ۱۹۴۹ء / چوتھی اشاعت: ۱۹۵۱ء / پانچویں اشاعت: ۱۹۶۰ء۔ جس میں ایک لاکھ اندراجات کا اضافہ کیا گیا چناں چہ دو جلدوں میں شائع ہوئی۔ یہ ایڈیشن (دوسرا ایڈیشن) ۱۹۶۳ء میں ایک ہی جلد میں شائع ہوئی / اس لغت کا چھوٹے سایز کا ایڈیشن: ''اے اسمالر سلینگ ڈکشنری'' ۱۹۶۱ء / ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد کچھ ترمیم اور اضافات کے ساتھ / ۱۹۶۸ء میں اشاعت پذیر ہوا / چھٹی اشاعت: ۱۹۶۷ء / ساتویں اشاعت: ۱۹۷۰ء / آٹھویں اشاعت (تیسرا ایڈیشن): ۱۹۸۴ء میں پول بیل نے (پ: ؟۔ ف: ؟۔ وہ خود خفیہ ادارے کے بڑے افیسر تھے) بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع کی جس میں دوسری عالمی جنگ کے دوران بنائی گئی سلینگ بھی اس میں شامل کی گئی / ابریجڈ ورژن: ۱۹۹۰ء۔ پول بیل نے اس ڈکشنری کا ابریجڈ ورژ مرتب کی جس کا عنوان تھا: ''پیٹر تجز کون سائز ڈکشنری آف سلینگ اینڈ ان کون ورشنل انگلش'' / پیپر بک: ۲۰۰۲ء / اپ ٹو ڈیٹ: ۲۰۰۵ء میں ٹام ڈیل ذیل اور ٹیری وکٹور نے ''دے نیو پیٹرتج ڈکشنری آف سلینگ اینڈ ان کنویشنل انگلش'' دو جلدوں میں مرتب کی / کنسائز اپ ٹو ڈیٹ: ۲۰۰۷ء میں ''دے کون سائز نیو پیٹرتج ڈکشنری آف سلینگ اینڈ ان کنویشنل انگلش'' مرتب کی گئی۔ ۶۰۰۰۰ اندراجات شامل ہیں۔ اس میں ۲۰۰۵ء کی اشاعت کی کچھ طویل مثالیں حذف کی گئیں اور کچھ نئے سلینگ شامل کیے گئے۔

۶۔ ڈیوڈ کرسٹال (David Crystal) انگریزی ماہر لسانیات جن کی یہ دو کتابیں پوری دنیا میں کئی بار چھپ چکی ہیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں "The Cambridge Encyclopedia of Language" اور "The Cambridge Encyclopedia of the English Language." وہ بچوں کی لسانی مجلّہ کے پہلے اڈیٹر تھے: "Journal of Child Language" اور "Child Language Teaching and Therapy"، نیز وہ بی. بی. سی چینل میں انگریزی زبان کے حوالے سے کئی پروگرام کرتے رہے۔ (۱۹۸۶ء سے لے کر ۲۰۱۱ء تک) حال ہی میں وہ patron ہیں "International Association of Teachers of English as a Foreign Language (IATEFL)" اور "Association for Language Learning (ALL), " (ویکی پڈیا)

۷۔ گذشتہ زمانے میں سلینگ کو "vulgar" شمار کیا جاتا تھا۔ "انگریزی۔ اردو لغت" میں سوقیانہ زبان (vulgar language) کی تشریح میں لکھا ہے: "(۱) عامیانہ، بازاری، معمولی (۲) بے ہودہ، اوچھا، بھدا، سفلہ، کمینہ، ذلیل، غیر شائستہ (۳) عامیانہ، عوام کا (۴) نیچی ذات کا، عامی، معمولی شخص" (۱۹۹۷ء، ج۶، ص ۲۵۷) ان سوقیانہ الفاظ و عبارات کا، ادبی اور رسمی طریقۂ اظہار سے (خواہ تقریر یا تحریر میں) شدیداً اجتناب کیا جاتا ہے۔

۸۔ فارسی سلینگ از: فرہنگِ شفاہیِ سخن (طبع اوّل، ۲۰۱۰ء)

واژه	واژۀ عامیانه
آدمِ سِمج	آدَم سِه پیچ
با حیلِه و نیرَنگ اَز کسی پول گرِفتَن	تیغ زَدَن
توالِت	تالارِ اندیشه
چاقو	تیزی
دَر کارِ خود اُستاد بودَن(اِندِ رِفاقت، اِندِ دُروغ)	اِندِ چیزی بودَن
دَربارۀ کَسی اطّلاعاتِ کامِل داشتَن	آمارِ کَسی را داشتَن
دُروغ گو	خالی بَند
کَسی را بِه خواسته و مُراد خود نَرِسانْدَن	کَسی را تو خُماری گُذاشتَن

مذکورہ نقشے کے فارسی سلینگ کے ترجمے: آدمِ سِہ پیچ: روڑا لٹکانے والا / آمارِ کسی را داشتَن: کسی کے بارے میں تمام معلومات جاننا / اِندِ چیزی بودَن: کسی کام میں استاد ہونا / تالارِ اَندیشہ: واش روم / تیزی: ہر کوئی تیز

کاٹنے والی چیز جیسے: چوری/تیغ زَدَن: دھوکے بازی سے کسی سے پیسے لینا/خالی بند: شیخی باز/کسی را دَرخُماری گذاشتن: کسی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور اسے آگاہ نہ کرنا۔

۹۔ ڈاکٹر پاریکھ نے ''اولین اردو سلینگ لغت'' میں سب سے زیادہ انھی مصنفین کی تصنیفات سے شواہد اخذ کیے ہیں: مشتاق احمد یوسفی (پیدائش: ۱۹۲۳ء) کی تخلیقات میں سے (۶۴/شواہد)، عبداللطیف ابوشامل (۴۱/شواہد)، مرزا ظفر الحسن (۱۹۱۶۔۱۹۸۴ء) کی تخلیقات میں سے (۳۴/شواہد)، مجید لاہوری (۱۹۱۳۔ ۱۹۵۷ء) کی تخلیقات میں سے (۳۳/شواہد)۔ نیز انھوں نے جمیل الدین عالی (پیدائش: ۱۹۲۶ء۔ ۲۰۱۵ء)، قرۃ العین حیدر (۱۹۲۸۔ ۲۰۰۷ء)، کرشن چندر (۱۹۱۴۔ ۱۹۷۷ء) اور مختار مسعود (پیدائش: ۱۹۱۸ء) کی تصانیف سے شواہد شامل کیے ہیں۔

☆☆☆